شاہِ کربلا تجھے سلام

تجھ سے دیں کی ہے سلامتی شاہِ کربلاؑ تجھے سلام
تو ہے میرِ کاروانِ جاں انبیاؑ کا بھی ہے تو امام

رو رہے تھے جو کہ کل تلک ہنس رہے ہیں آج بے دھڑک
سن کے تیرے آنے کی خبر آج ہے غضب کی دھوم دھام

تو ہی زندگی کی جان ہے تو امامِ دو جہان ہے
چل رہی ہے یہ جو کائنات تو چلا رہا ہے یہ نظام

اپنے اپنے رنگ ڈھنگ سے یاد کر رہے ہیں سب تجھے
کوئی کہہ رہا ہے یا حسینؑ کوئی کہہ رہا ہے رام رام

مل گیا جناں میں اُس کو گھر جس پہ ہو گئی تیری نظر
وہ زمین عرش بن گئی تو نے کر لیا جہاں قیام

جس میں زندگی کا ہے نشہ ذائقے کا نام ہے وفا
جس میں وہ حسیں شراب ہے صرف تیرے پاس ہے وہ جام

355 پیاس تیری ایسی چیز ہے جس کی خود گھٹا کنیز ہے
جس پہ سلسبیل ہے فدا صرف تو ہے ایسا تشنہ کام

جس میں موت بھی ہے زندگی جس میں غم کا نام ہے خوشی
زخم جس میں پھول بن گئے تو نے وہ بنا دیا نظام

مجھ سے کہہ رہے تھے جو مَلَک اٹھو اور حساب دو میاں
ہاتھ جوڑنے لگے وہ ہی میں نے لے لیا جو تیرا نام

تیرا صدقہ کھا رہے ہیں ہم عیش سے ہیں گوہرؔ و قلم
اور کچھ نہیں ہے ہم کو کام بس یہی ہے لب پہ صبح و شام